قدرت نے دل ودماغ اور حسن ووجاہت کی عجیب وغریب خوبیوں سے ان کو سرفراز کیا تھا کہ اپنوں میں اور بیگانوں میں، عوام میں اور خواص میں، بچوں میں اور بوڑھوں میں جہاں کہیں اور جس کسی حیثیت میں گئے اور رہے مقبول اور ہر دل عزیز ہو کر رہے، اُن کی شخصیت میں بلا کی کشش اور اُن کی ذات میں غضب کی جاذبیت تھی، دنیا میں اور بھی نامور لیڈر اور وزیر اعظم ہیں جن کی شہرت اور عظمت کا سکّہ اُن کے ملکوں سے باہر بھی چلتا ہے لیکن اُن کی شہرت اور عظمت کی بڑی وجہ ان کے بیحد ترقی یافتہ ممالک ہیں۔ اس کے برخلاف ہندوستان کی عزت پنڈت جی کے دم سے تھی اور خود پنڈت جی کی عالمگیر شہرت ومقبولیت کا راز بجز اُنکے ذاتی وشخصی کمالات کے کوئی اور چیز نہیں، سب اُنکا سہارا لیتے تھے، مگر خود اُنہیں کسی سہارے کی ضرورت نہیں تھی، وہ اپنے مزاج اور طبیعت کے اعتبار سے کٹر قسم کے جمہوری انسان تھے اور حق یہ ہے کہ یہ وصف ان کا کمال بھی تھا اور کمزوری بھی! اور اسی وجہ سے بعض اوقات اُن سے شکایتیں پیدا ہو جاتی تھیں۔

ملک نے پنڈت جی کے عہدِ وزارت میں داخلی اور خارجی دونوں حیثیتوں میں مختلف وجوہ سے بڑی ترقی کی، لیکن ملک کی سب سے اہم اور بنیادی ضرورت یعنی قومی یکجہتی کی مہم اُن کی زندگی میں ناتمام رہی اور جیسا کہ محترم صدر جمہوریہ نے بھی اپنی تقریر میں اس طرف اشارہ کیا ہے پنڈت جی اس کی حسرت ہی لے کر دنیا سے گئے، اس اعتبار سے پنڈت جی کی اس وقت موت پوری قوم اور پورے ملک کیلئے سخت ترین حادثہ ہے، آئندہ تاریخ بتائے گی کہ جو لوگ پنڈت جی کی امانت کے وارث اور اُن کے جانشین بنے انھوں نے کہاں تک اس جانشینی کا حق ادا کرنے میں کامیابی حاصل کی۔

گذشتہ مارچ کے آخر میں راقم الحروف قاہرہ میں مجمع البحوث الاسلامیہ کی موتمر اول میں شرکت سے واپس آیا ہی تھا کہ ایک ماہ کے بعد ہی ایک خیرسگالی وفد کے ساتھ عرب ممالک کے دورہ پر جانے کا اتفاق ہوا، میرا یہ سفر یکم مئی کو شروع ہوا تھا اور ۲۹ کو ختم ہوا، اس سفر میں شمالی افریقہ، مغربی افریقہ اور مشرقِ وسطیٰ کے بہت سے ممالک کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا، اور اس سے علمی اور تاریخی حیثیت سے بڑا فائدہ ہوا، ایک مہینہ کے فصل سے ان دو پیہم طویل ودراز سفروں کی وجہ سے بُرہان میں "دیارِ عرب کے مشاہدات وتاثرات" کی مزید قسط بھی نہیں آسکی، خدا نے چاہا تو آئندہ ماہ سے یہ سلسلہ پھر شروع ہو جائے گا۔